وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

الحمد للہ والمنۃ کہ

مباحثہ

جو

مابین شیخ الہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام

لاہور اور پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی جی

کیمبرج مشن۔ بکرسٹیتھ ہال بازار سرکی والان

دہلی مین ہوا تھا

جس میں

مؤلفین اناجیل مروجہ حال کی فرضی نبوت و

پیغمبری کا ابطال بڑی صفائی سے کیا گیا ہے

سنہ ۱۹۰۸ء

قاسمی پریس لودیانہ مین محمد اصغر علی کے اہتمام سے چھپا

بار دوم ۱۰۰۰ جلد قیمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہر خاص و عام پر واضح ہو کہ کترین فتح الدین واعظ انجمن حمایت اسلام لاہور حال وارد دہلی کوچہ نواب مرزا اور پادری احمد مسیح صاحب واعظ ایس۔ پی۔ جی۔ اینڈ کیمبرج مشن دہلی کے درمیان جو بحث پانچ مئی ۱۹۰۵ء کو بکر سیٹھ حال بازار سرکی والاں میں شروع ہوئی تھی۔ وہ ۲ جون ۱۹۰۵ء کو ختم ہوئی تمام حاضرین جلسہ پر ظاہر ہو گیا کہ پادری احمد مسیح صاحب عیسائی مبشر انجیل نے کیسی زک اوٹھائی جو میرے کسی اعتراض کا جواب نہ دے سکے اب میں اسی مناظرہ کو اول سے آخر تک ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں تاکہ اور خدا کے بندے بھی اس سے فایدہ اٹھائیں۔ اور ہند و پنجاب کے دیگر عیسائیوں میں سے اگر کسی کا حوصلہ ہو تو میرے اعتراضوں کا جواب دے۔

امر تنازعہ فیہ یہہ تھا کہ پادری احمد مسیح صاحب مبشر انجیل حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات یعنی صلیبی موت جس کو دوسرے لفظوں میں لعنتی موت عیسائی قرار دیتے ہیں از روئے اناجیل مروجہ حال ثابت کرنے کے مدعی تھے اور کمترین صلیبی لعنتی موت کا از روئے قرآن پاک منکر تھا۔ اور پادری احمد مسیح صاحب نے پانچ مئی ۱۹۰۵ء کو بروقت ۱۰ بجے شام کے آدھ گھنٹہ تک انجیلی مختلف حوالجات سے مسیح کی صلیبی موت کا ثبوت دے کر اور پھر مسیح کا آسمان پر جانا ثابت کرنا چاہا۔ بعد از بیان پادری احمد مسیح صاحب کے یہہ عاجز اپنے وقت پر کھڑا ہوا پہلے میں نے یہہ دریافت کیا کہ جو انجیلی حوالہ جات آپنے دربارہ صلیبی موت اور صعود آسمان مسیح پر پیش کئے ہیں آیا بحیثیت تواریخ پیش کئے ہیں یا بحیثیت کلام الہی۔ شق اول۔ اگر بحیثیت تواریخ پیش فرماتے ہیں تو میں انجیلی مورخوں کی سوانح عمری کا ذکر کر کے اُن کی غلط بیانی کا ثبوت دے سکتا ہوں۔ پھر اُن کے بیان کا کیا اعتبار ہے۔ شق ثانی۔ اگر بحیثیت کلام الٰہی انجیل حوالہ جات آپنے پیش کئے ہیں تو اناجیل موجودہ کا کلام الٰہی ہونا ثابت کرنا آپ کے ذمہ فرض ہے اور اناجیل مروجہ حال کا کلام الٰہی ہونا اس بات پر منحصر ہے کہ پہلے مولفین اناجیل کی نبوت و پیغمبری کا ثبوت ہو۔ اور یہہ اناجیل موجودہ متی سے لیکر مکاشفات تک جس کے ۲۷ عدد شمار کئے جاتے ہیں۔ مرقس و لوقا اور پولوس و پطرس وغیرہ کی تالیفات ہیں۔ جن کو اہل اسلام پیغمبر دینی نہیں مانتے پھر اُن کی ساختہ پرداختہ انجیلوں اور خطوط وغیرہ کو کلام الٰہی حرفاً حرفاً کیونکر تسلیم کرتے ہیں۔ اس بیان کے بعد میں نے اپنے اعتراض نمبر وار پادری احمد مسیح صاحب مبشر انجیل کے سامنے پیش کئے جو کہ

جواب کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

پہلا اعتراض

پادری عماد الدین صاحب جنکو یورپین پادریوں کی طرف سے ڈی۔ ڈی کا خطاب مل چکا تھا اپنی تفسیر انجیل یوحنا مطبوعہ ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۱۳۸ سطر ۱۰ میں فرماتے ہیں۔ کہ مسیح خداوند کے پاس کلام نہیں آیا بلکہ وہ خود کلام تھا۔ انتہی۔ اور پھر صاحب موصوف اپنی دوسری کتاب تحقیق عرفان مطبوعہ ۱۸۷۷ء کے صفحہ ۱۰۸ سطر ۹ میں فرماتے ہیں۔ انجیل پر ایمان لانے کے یہہ معنی ہیں کہ وہ خوشخبری جو گناہوں کی معافی کی بابت مسیح کے کفارہ کے وسیلہ آسمان سے نازل ہوئی قبول کرو نہ یہہ کہ انجیل ایک کتاب ہے جو حضرت عیسیٰ پر آسمان سے نازل ہوئی جان کر چکے رہو جیسے مسلمانوں کا عقیدہ ہے یعنی جیسے مسلمان حضرت عیسیٰ پر ایک کتاب بنام انجیل منزل من اللہ مانتے ہیں ویسے ہم عیسائی نہیں مانتے۔ اور رسالہ ترقی جو پادری لیفرائے صاحب بشپ لاہور کے ایماء سے شروع ہوا ہے اس کے نمبر اول جلد اول مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۶ کالم دوم سطر ۹ میں لکھا ہے اس سے یہہ بھی پایا جاتا ہے کہ یسوع مسیح کوئی انجیل نہیں لایا جیسا بعضوں کا غلط گمان ہے وہ انجیل کو کیونکر لا سکتا تھا جس حال وہ خود انجیل یعنی خوشخبری تھا۔ انتہی دیکھئے عبارت مذکورہ بالا سے صریح معلوم ہو گیا کہ انجیل کا نازل ہونا حضرت مسیح پر ایک غلط گمان ہے۔ اور پادری اسکاٹ صاحب اپنی تفسیر کے دیباچہ میں فرماتے ہیں مسیح نے خود کوئی کتاب نہیں لکھی اور نہ کوئی اسپر اتری۔ جیسا کہ مسلمان گمان

کرتے ہیں چنانچہ اس کا ذکر بالکل کہیں نہیں انتہی۔ اور پادری ویری صاحب نے بھی اپنے اخبار نور افشان مطبوعہ ۲۰ جولائی ۱۸۷۶ء کے صفحہ ۱۳۶ کالم اوّل میں لکھا ہے کہ مسیح پر کوئی انجیل نازل نہیں ہوئی۔ انتہی۔ ای پادری احمد مسیح صاحب آپ کے بزرگوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام پر کوئی کلمہ یا کلام خداوندی نازل ہی نہیں ہوا۔ کیا آپ کے نزدیک ان صاحبان کا عقیدہ دربارۂ عدم نزول انجیل ٹھیک ہی یا غلط ہی؟ شق اول اگر صاحبان مذکورہ بالا کا یہ عقیدہ درست ہے کہ حضرت مسیح پر کوئی کلمہ یا کلام ربّانی نازل نہیں ہوا۔ تو بدون نزول کلام الٰہی حضرت مسیح کو کن معنوں سے پیغمبر قرار دیا جاتا ہی کیونکہ پیغمبر کے معنی پیغام رساں کے ہیں جائے غور ہے کہ جب بقول آپ کے بزرگ پادریوں کے حضرت مسیح پر کلام الٰہی کا نزول ہوا ہی نہیں۔ پھر حضرت مسیح کیونکر پیغمبر ثابت ہو سکتے ہیں دربارۂ عدم رسالت حضرت مسیح آپ کے بزرگوں کا عقیدہ مساوی ثابت ہوا

اس کے جواب میں پادری احمد مسیح صاحب مبشر انجیل نے یہہ ارشاد فرمایا کہ میں حضرت مسیح پر انجیل کا نزول مانتا ہوں دیکھئے انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۴ میں لکھا ہے۔ یہہ کلام جو تم سنتے ہو میرا نہیں بلکہ باپ کا ہی جس نے مجھے بھیجا ہے علیٰ ہٰذا القیاس ایسے ہی انجیل یوحنا باب ۱۲ آیت ۴۹ و ۵۰ اور انجیل ایضاً باب ۱۷ آیت ۸ اور باب ۷ آیت ۱۶۔ ایضاً باب ۸ آیت ۲۶ و ۲۸ سے انتہی۔

میری طرف سے پادری احمد مسیح صاحب کو یہہ جواب دیا گیا کہ حضرت آپکے اس عقیدہ کو میں تسلیم کرتا ہوں کہ ضرور حضرت مسیح پر کلام الٰہی کا نزول ہوا ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کا یہہ فرمانا کہ یہہ کلام جو تم سُنتے ہو میرا نہیں بلکہ خدا کا ہی

جس نے مجھے عہدہ رسالت پر معمور کر کے بھیجا ہے۔ اور اس امر کی تصدیق انجیل لوقا باب ۵ آیت اوّل سے بھی ہوتی ہے۔ ایسا ہوا کہ جب خدا کے کلام سننے کو لوگ اُس پر یعنے حضرت مسیح پر گرے پڑتے تھے۔ اور انجیل مرقس باب ۱ آیت ۱۵ میں حضرت مسیح کا قول اس طرح منقول ہے۔ اور کہا کہ وقت پورا ہوا اور خدا کی بادشاہت نزدیک آئی توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ۔ اور انجیل ایضاً باب ۱۶ آیت ۱۵ میں حضرت مسیح کا فرمان اس طرح نقل ہوا ہے کہ تم تمام دنیا میں جا کے ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو انتہی۔ گو یہہ فرمان حضرت مسیح کا جو تمام دنیا کو انجیل کی منادی کرنے کا ارشاد ہوا ہے یہ ناسخ ہے۔ انجیل متی باب ۱۵ آیت ۲۴ کا۔ مگر حضرت مسیح پر کلام الٰہی کا نازل ہونا اور اسکی اشاعت کا حکم فرمانا ثابت ہوتا ہے اب پادری احمد مسیح صاحب کی خدمت میں میری یہہ التماس ہے کہ جن حضرات نے سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام پر کلام الٰہی کے نزول سے انکار کیا ہے درحقیقت وہ کلام ربانی کے منکر ثابت ہوتے ہیں اور منکر کلام خداوندی کو جو کہا جاتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ مگر آپ کیا فتویٰ دیتے ہیں پادری احمد مسیح صاحب کی زبان مبارک سے منکرین کلام الٰہی کے حق میں فتویٰ سننے کا منتظر ہوں۔ افسوس صد افسوس پادری احمد مسیح صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا پھر امید وار ہوں کہ دیکھیئے کوئی اور عیسائی اس کا کیا جواب دیتا ہے۔

اعتراض دوم

کتاب مکاشفات اوّل تو ۳۹۷ء تک شامل مجموعہ اناجیل میں نہیں ہوئی تھی

دوم بعض اکابر علماء مسیحی نے کتاب مکاشفات کے الہامی ہونے سے انکار بھی کیا ہے دیکھئے کتاب بائبل کا الہام مطبوعہ سنہ ۱۹۰۵ء مصنفہ ڈاکٹر پیٹرسن سمہائتھ صاحب جو میرے مہربان احمد مسیح صاحب کے پاس بھی موجود ہے اس کے صفحہ ۸۹ سطر ۲ میں لکھا ہے۔ آر اسمس صاحب کے خیالات پاک نوشتوں کے الہام اور مجموعہ کے متعلق بالکل آزادانہ تھے وہ مقدس یوحنا کے مکاشفہ کے الہامی کتاب ہونے سے منکر تھا انتہی۔ آر اسمس صاحب مکاشفات کو کلام الہی نہیں مانتے تھے پھر اسی کتاب بائبل کا الہام کے صفحہ ۸۹ سطر ۸ میں لکھا ہے۔ لوتھر بائبل کے صحیفوں پر اپنی تمیز کے مطابق حکم لگاتا تھا چنانچہ وہ مقدس یعقوب کے خط کے حق میں کہتا تھا کہ وہ کوڑا یا بھوسہ ہے کیونکہ پادری احمد مسیح صاحب کتاب مکاشفات کو کلام الہی نہ ماننے والے اور خط یعقوب حواری کو کوڑا یا بھوسہ ٹھیرانے والے کو جو در حقیقت آپ کے نزدیک شاید کلام الہی ہو کیا خطاب دیتے ہیں کیا آپ کے نزدیک کتاب مکاشفات کا منکر اور خط یعقوب کو بھوسہ اور کوڑا ٹھیرانے والا نجات پا سکتا ہے۔ اس کے جواب میں پادری احمد مسیح صاحب مبشر اناجیل نے کوئی بشارت نہیں دی محض سکوت ہی اختیار کیا اگر کسی صاحب کو میرے بیان میں خدانخواستہ شک ہو تو احمد مسیح صاحب سے پھر دریافت فرما کر مجھے جواب دیں میں امید کرتا ہوں کہ منشی غلام مسیح ضرور اپنے دوست احمد مسیح صاحب سے امر مذکورہ بالا کا جواب پوچھکر پہلے اپنی تسلی فرمائیں پھر مجھے اس جواب سے مطلع فرمائیں یا کوئی اور غیر متمند دہلی کا کرسٹان اس کا جواب دے تو کمال مہربانی ہوگی۔

اعتراض سوم

دس اناجیل مروجہ حال کے آٹھ مؤلفین مندرجہ ذیل ہیں۔

اول جناب متی۔ دوم حضرت مرقس۔ سوم لوقا۔ چہارم یوحنا۔ پنجم پولوس۔ ششم حضرت یعقوب۔ ہفتم جناب پطرس۔ ہشتم یہودہ۔ ان آٹھ حضرات میں سے پانچ کس حواری ہیں جنہوں نے سیدنا حضرت مسیح کی زیارت کی ہے اور ایک عرصہ تک آپ کی صحبت میں بھی رہے ہیں۔ اور باقی تین صاحبان یعنے حضرت مرقس اور جناب لوقا اور حضرت پولوس یہہ تینوں حضرات حواری تو کیا بلکہ زمانۂ حضرت مسیح میں آپ پر ایمان بھی نہیں لائے۔ دلیل اس امر کی یہہ ہے کہ بعد قصۂ صلیب کے پولوس عیسائیوں کو نہایت ہی تنگ کیا کرتا تھا دیکھو اعمال باب ۹ آیت اول۔ اور حضرت مسیح کی تمام عمر جناب پولوس نے زیارت تک بھی نہیں کی۔ دیکھو تفسیر کتاب اعمال مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ ۱۸۷۹ء کے صفحہ ۱۳۱ سطر ۲ میں لکھا ہے اس نے یعنے پولوس نے شاید کبھی خداوند کا منہہ نہیں دیکھا اور اکثر لوقا پولوس سے دریافت کر کے لکھا کرتا تھا دیکھو اسی تفسیر اعمال کا صفحہ ۲ سطر ۱۸۔۱۔ اور مرقس کو جناب پطرس نے بیٹے کے خطاب سے یاد کیا ہے خط اول پطرس باب ۵ آیت ۱۳ سے ظاہر ہے۔ دیکھیئے حضرت مرقس اگر مسیح کی زندگی میں آپ پر ایمان لاتا تو مرقس کو پطرس صاحب بھائی کا خطاب دیتے لفظ بیٹے نے ثابت کر دیا کہ مرقس پطرس کا شاگرد ہے۔ اور مرقس و لوقا اور حضرت پولوس کے غیر حواری ہونے پر بڑی دلیل یہہ ہے کہ بارہ حواریوں کی فہرست انجیل متی باب ۱۰ آیت اول اور مرقس باب ۳ آیت ۱۴-۱۹ اور انجیل لوقا

واسطے تشخیص نبوت و پیغمبری کے علماء عیسوی نے چار علامتیں مقرر فرمائی ہیں اول معجزہ دوم پیشینگوئی سوم نیک چلنی چہارم عمدہ تعلیم دیکھو کتاب تیغ دو سر عیسوی مصنفہ پادری فورمن صاحب مطبوعہ ۱۸۶۲ء کا صفحہ ۴۴ سطر ۴ - اور خط دوم قرنتیوں ۱۲/۱۲ - اب میں مؤلفین اناجیل کی جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں حصہ اول میں حضرت مرقس و لوقا اور جناب پولوس کو شمار کیا جاتا ہے -

اول میں اپنے مہربان پادری احمد مسیح صاحب سے ان تینوں حضرات کی نبوت و پیغمبری کا ثبوت طلب کرتا ہوں اور بعد اس کے حصہ ثانی میں جو جناب متی و یوحنا اور یعقوب و یہودہ داخل ہیں انکی نبوت و پیغمبری پر بحث کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ -

اعتراض چہارم

اے پادری احمد مسیح صاحب مبشر اناجیل میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ آپ کے بزرگ پادری عماد الدین صاحب اپنی کتاب ہدایت المسلمین مطبوعہ ۱۸۶۸ء کے صفحہ ۴۴ سطر ۱۰ میں فرماتے ہیں - اگرچہ لوقا و مرقس الہامی شخص نہ تھے پر الہامیوں کے ساتھی اور ہم خدمت تھے اور وہ یہ بھی نہیں کہتے کہ ہمیں الہام ہوا نہ کوئی عیسائی کہتا ہے کہ ان کو الہام ہوا - دیکھئے پادری احمد مسیح صاحب خود پادری عماد الدین کا اور قدیم عیسائیوں کا یہی سچا عقیدہ تھا کہ مرقس و لوقا الہامی نہیں تھے -

اس کے جواب میں احمد مسیح صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ پادری عماد الدین صاحب اس اپنے ناقص عقیدہ سے رجوع کر چکے ہیں یا دیکھو انکی کتاب تواریخ العیسائیہ مطبوعہ ۱۸۸۷ء کے صفحہ ۱۲۵ سطر ۷ میں لکھا ہے کہ ہدایت المسلمین کے صفحہ ۴۴ میں

مرقس و لوقا کی نسبت جو میں نے ابتدائی خیالوں کے درمیان لکھا ہے کہ وہ دونوں صاحب الہام نہ تھے یہہ میری غلطی ہے میں اس غلطی کی معافی اللہ سے مانگتا ہوں بشرط حیات طبع آیندہ میں درست بھی کر دوں گا لیکن اسوقت یہہ بتلاتا ہوں کہ کوئی شخص میری اس غلطی کے سبب غلطی میں نہ پڑے ہاں وہ دونوں بارہ رسولوں میں نہ تھے مگر رسولوں کے رفیق اور ہم خدمت اور صاحب الہام و روح اللہ سے معمور تھے انتہی - کمترین کی طرف سے جواب پادری عماد الدین کا یہہ ہے کہ اس اپنے قدیم عقیدہ سے اور بقول پادری صاحب نہ کوئی عیسائی کہتا ہے کہ ان کو الہام ہوا - تمام عیسائیوں کی جانب سے غلطی کا اقرار کرنا اور خدا سے معافی مانگنا میں سچ کہتا ہوں کہ جب اہل اسلام کی طرف سے مرقس و لوقا کی تصنیف کردہ انجیلوں پر اعتراض ہونے لگا اور انکی جڑ اکھڑنے لگی تو بعض یورپین پادریوں نے پادری عماد الدین کو سخت تنگ کیا ہوگا کہ تم نے یہہ کیا غضب کیا جو اپنی ہدایت المسلمین میں لکھدیا کہ مرقس و لوقا کو الہام نہیں ہوتا تھا پادری عماد الدین نے بلا دلیل یورپین پادریوں کے خوش کرنے کو فوراً کو ائف الصحائف میں دہرا مارا کہ میری غلطی ہے - اے پادری احمد مسیح صاحب آپ بھی عقل رکھتے ہیں ہمیشہ غلطی صحت کے معلوم ہونے پر ثابت ہو سکتی ہے بھلا احمد مسیح صاحب پادری عماد الدین نے یا بقول عماد الدین عیسائیوں نے مرقس و لوقا الہامیوں کو جو ازراہ غلطی غیر الہامی خیال کر لیا تھا اور یہہ خیال عماد الدین کا ابتدائی خیال تھا گو اس ہدایت المسلمین کی پادری صاحب درست کر چکے ہیں مگر یہہ تو آپ فرمائیں اس غلطی سے توبہ کے بعد پادری

عماد الدین نے مرقس ولوقا کے الہامی ہونے پر کتنے دلایل جو مرقس ولوقا کے الہامی ہونے کے بارے میں تھے جو پہلے آپ کی نظر مبارک سے نہیں گذرے تھے بیان فرمائے ہیں صرف بدون دلیل کے مرقس ولوقا کو صاحب الہام اور روح اللہ سے معمور فرمایا جس کا کوئی ثبوت نہیں دیا گیا۔ اور اپنی غلطی سے رجوع کرنے پر کوئی سچائی ظاہر نہیں کی۔ پادری احمد مسیح صاحب اس غلطی کا جواب تو ہو چکا اب دوسری غلطی پادری عماد الدین کی آپ کو سناتا ہوں جسکی تو ہرگز بھی آپ ثابت نہ کر سکیں گے۔ دیکھئے اسی ہدایت المسلمین مطبوعہ سنہ ۱۸۶۸ء کے صفحہ ۱۷ سطر ۵ میں پادری صاحب فرماتے ہیں متی نے منتخب نام لکھے ہیں لوقا نے مفصل نام لکھے ہیں اور یہ کچھ الہامی بات نہیں ہے خاندانی نسبناموں میں سے اور کچھ بائبل میں سے لیکر نام لکھے گئے ہیں۔ انتہی دیکھئے پادری صاحب کے نزدیک نسب نامہ مندرجہ انجیل متی ولوقا کچھ الہامی نہیں ہیں صرف خاندانی نسب ناموں اور کچھ پورانے عہدنامہ سے لیکر نقل کر دیئے ہیں۔ لیجیے پادری صاحب یک نشد دو شد۔ کہیئے پادری احمد مسیح صاحب آپ اناجیل موجودہ کے حرفاً حرفاً الہامی ہونے کے قائل ہیں اور پادری عماد الدین تو نسب نامہ مندرجہ متی ولوقا کو جو ایک حصہ انجیل کا ہے غیر الہامی ٹھہرا چکے ہیں کیا اس امر کو بھی آپ پادری جی کا کی غلطی کھانا ثابت کرکے ان کی توبہ کرنا پیش کر سکتے ہیں یا نسب نامہ مندرجہ انجیل متی ولوقا کو بقول پادری عماد الدین آپ بھی غیر الہامی تسلیم کرتے ہیں یا ایک حصہ مندرجہ اناجیل یعنی نسب نامہ انجیل متی ولوقا کو جو پادری عماد الدین غیر الہامی ٹھہرا رہے ہیں جو درحقیقت آپ کے نزدیک الہامی ہے آیا الہام حقیقی کا منکر اور مکذب

آپ کے نزدیک مذہب عیسوی سے خارج ہونے کے قابل ہے یا نہیں علاوہ ازیں حضرت پولوس کا غیر الہامی ہونا ان کے خط دوم قرنتیوں باب ۱۱ آیت ۱۷ سے ثابت ہے۔ چنانچہ پولوس صاحب فرماتے ہیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ کوئی مجھے بیوقوف نہ سمجھے اور نہیں تو بیوقوف ہی سمجھ کے مجھے قبول کرے کہ میں بھی تھوڑا فخر کروں جو کچھ میں کہتا ہوں سو خداوند کی راہ سے (یعنی الہام) سے نہیں بلکہ بیوقوفی کی راہ سے اور اس استقلال سے جو فخر کے ساتھ ہوتا ہے کہتا ہوں۔ دیکھیے جناب پولوس صاحب نے خود اپنی زبان سے فیصلہ کر دیا کہ میں جو کچھ اپنا نفسی کلام کہتا ہوں سو خداوند کی راہ سے یعنی الہام سے نہیں کہتا بلکہ بیوقوفی کی راہ سے کہتا ہوں اور لفظ جو کا عام ہے یعنی کل تحریرات پولوس کے لیے حاوی ہے۔ اس کا جواب احمد مسیح صاحب سے کچھ نہ ہو سکا اور نہ حشر تک ہونے کی امید ہے۔

میرے اس اعتراض نمبر چہارم کے بعد پادری احمد مسیح صاحب نے دبی زبان سے یا جواب نہ ہونے کی وجہ سے جناب لوقا و مرقس کو اصحاب مسیح کا درجہ دے کر ان کو جامع اناجیل قرار دیا تھا۔ اس خلاف عقیدہ جمہور عیسائیوں پر ہم پادری صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ اے پادری صاحب اول اصحابی کی تعریف بیان کریں اور بعد تعریف اصحابی کے پھر حضرت مرقس و لوقا اور جناب پولوس کو درجہ اصحابیت میں داخل فرمائیں۔ اور یہہ جو پادری صاحب نے حضرت مرقس و لوقا کو بلا دلیل جامع اناجیل قرار دیا ہے اے پادری صاحب جامع اناجیل مقرر کرنا لوقا و مرقس یا او پولوس کا جب ثابت ہو سکتا ہے کہ اول اس کلام الٰہی کا مادہ ثابت ہو جائے اور یہہ بھی ثابت کرنا ہوگا کہ ان جامع اناجیل مقد

وہ مادہ کہاں سے حاصل کیا تھا اور کس رنگ میں جمع کرنے سے پہلے موجود تھا کیا متفرق اوراق پر تھا یا مختلف حافظوں کو زبانی یاد تھا جو جامع اناجیل نے ایک جا پر جمع کر کے ایک کتاب کی صورت میں کر دیا۔ اور نیز جامع اناجیل کو یہ بھی حق حاصل تھا کہ اپنا نفسی کلام بدون الہام کے اصل کلام میں داخل کر سکتے تھے جیسا کہ داخل شدہ مضمون اناجیل مروجہ حال سے بخوبی ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ اس امر کا ثبوت ہم نے اپنی کتاب تحقیقات اصل انجیل میں مفصل بیان کر دیا ہے۔

اعتراض پنجم

اور پادری عماد الدین صاحب اپنی کتاب ہدایت المسلمین مطبوعہ ۱۸۶۸ء کے صفحہ ۲۲۳ سطر ۱۳ میں فرماتے ہیں۔ ہمیشہ کا قاعدہ رہا اور رہیگا کہ ہر مدعی نبوت کی اولاً باتیں سنتے ہیں ثانیاً اس کے چلن کی طرف دیکھتے ہیں ثالثاً اس کا روحانی فضل اس کے شامل حال ہے یا نہیں اسکا چلن خوب اور اس کی تعلیم مرغوب درج دیکھی گئی اور خدا کی قدرت اور اس کا فضل اسکے شامل حال پایا گیا تب اسکے کہنے سے یقین کیا گیا ہے کہ یہ وحی اس پر کیونکر اور کس صورت سے نازل ہوئی ہے پس اول ثبوت نبوت اور اس کے بعد اس کا فرمانا قبول کرنا ہے۔ اے حضرات حاضرین جلسہ ہم بھی بقول پادری عماد الدین صاحب اپنے مہربان پادری احمد مسیح صاحب مبشر اناجیل سے مؤلفین اناجیل مروجہ حال کی نبوت و پیغمبری کا ثبوت طلب کرتے ہیں اور آسانی بحث کے لیے پہلے میں اپنے تیسرے اعتراض کی

آخر میں مؤلفین اناجیل کے دو حصہ کر چکا ہوں اور حصۂ اول میں جناب مرقس ولوقا اور حضرت پولوس کو ٹھیرا چکا ہوں - اب میں پادری احمد مسیح صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ حضرت مرقس ولوقا اور پولوس کا منصب خداداد کیا ہے - کیا یہ حضرات پیغمبر ہیں یا نبی - یا اصحابیت کا درجہ رکھتے ہیں - اس کے جواب میں احمد مسیح صاحب نے فرمایا کہ مرقس ولوقا مومنین ہیں - مراسلت بانہ ہیں - اور جامع اناجیل ہیں پھر پادری احمد مسیح صاحب سے دریافت کیا گیا کہ حضرت من یہہ خطابات صرف جناب کے عطیہ ہیں اور یہہ منصب خداداد نہیں ہیں - آپ براہ مہربانی جناب مرقس ولوقا کا کوئی منصب خداداد بیان فرمائیں اور یہہ جو آپ نے حضرت مرقس ولوقا اور پولوس کو جامع اناجیل ٹھیرایا ہے تو کسی منصب خداداد پر قایم کرکے ان کو آپ جامع اناجیل ٹھیراتے ہیں یا بدوں منصب خداداد کے جو انکو آپ جامع اناجیل ٹھیراتے ہیں تو دینی خدمت میں یہہ ہے کہ جامع اناجیلوں کو یہہ اختیار خدا نے دیا تھا یا حضرت مسیح علیہ السلام نے کہ انجیلوں کے جمع کرتے وقت اپنی جیب خاص سے بھی جتنا چاہیں اپنا ذاتی کلام بدوں الہام کے دخل کر دیں اور نیز جناب پولوس کے ۱۳ خط یا ۱۴ یہہ بھی کسی موجودہ کلام الٰہی کو جمع کر کے حضرت پولوس نے لکھے ہیں اور وہ کلام الٰہی موجودہ جس کے جامع بقول آپ حضرت پولوس صاحب ہیں اس کلام الٰہی کا مادہ حضرت پولوس نے کس کی معرفت حاصل کیا تھا کیونکہ زمانہ سیدنا حضرت مسیح میں پولوس صاحب عیسائی نہیں ہوا تھا اس کا ثبوت پہلے دے چکا ہوں بدوں ثبوت کسی امر کے اے پادری احمد مسیح صاحب دعوے بلا دلیل قابل سماعت

نہیں ہو سکتا میں پھر بار بار عرض کرتا ہوں کہ جناب احمد مسیح صاحب ضرور ہی اپنی زبان مبارک سے حضرت مرقس و لوقا اور جناب پولوس کا ازروئے اپنے عقیدہ کے منصب خداداد خواہ پیغمبر خواہ نبی یا جو کچھ آپ مانتے ہیں ارشاد فرمائیں گے اور اس منصب خداداد کو صرف دعویٰ ہی کے رنگ میں نہیں بلکہ با دلائل بیان کریں گے کیونکہ بدون دلائل کے صرف دعویٰ قابل سماعت نہیں ہو سکتا۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام ادھر ادھر کی باتیں جو پادری صاحب ناحق بیان کر کے حاضرین جلسہ کا عزیز وقت ضائع کر رہے ہیں چھوڑ کر اور میرے بار بار کے عرض کرنے پر ضرور ہی پادری صاحب حضرت مرقس و لوقا اور جناب پولوس کا منصب خداداد کا ثبوت معہ دلائل کے ارشاد فرمائیں گے۔ اے حاضرین جلسہ اگر پادری احمد مسیح صاحب میری التماس کا سیدھا جواب دیں تو سب صاحبان کو معلوم ہو جائے گا کہ پادری صاحب ہرگز مولفین اناجیل کے منصب خداداد یعنے پیغمبری و نبوت کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتے اور نہ ان کے پاس کوئی ثبوت ہے صرف زبانی جمع خرچ پورا کر رہے ہیں اور ثبوت منصب خداداد یعنی رسالت و نبوت اس طرح ہونا چاہیے۔ اول کتاب خروج باب ۳ آیت ۱۰ میں لکھا ہے۔ اب تو جا میں تجھے فرعون پاس بھیجتا ہوں میرے لوگوں کو جو بنی اسرائیل ہیں مصر سے نکال۔ دیکھئے متکلم خداوند تعالےٰ ہے اور مخاطب سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور لفظ بھیجتا ہوں کا یعنی ارسال کرنا بھی کا موجود ہے۔ اسی کا نام ہے منصب خداداد جو بار بار احمد مسیح سے طلب کیا گیا ہے۔ دوم حضرت داؤد علیہ السلام کا بامر الٰہی مسیح مقرر ہونا کتاب

اول سموئیل باب ۱۶ آیت ۱۳۔ تب سموئیل نے تیل کا سینگ لیا اور اسے اس کے بھائیوں کے درمیان ممسوح کیا اور خداوند کی روح اس دن سے ہمیشہ داؤد پر اترتی رہی۔ یعنے منصب نبوت عطا کیا گیا اور روح القدس سے ہمیشہ فیضیاب ہوتے رہے۔ سوم حضرت یرمیاہ علیہ السلام کا منصب نبوت اور اس کا ثبوت کتاب یرمیاہ باب اوّل آیت ۴۔ خداوند کا کلام مجھکو پہونچا اور اس نے کہا پیشتر اس سے کہ میں نے تجھے پیٹ میں خلق کیا میں تجھے جانتا تھا اور رحم سے تیرے نکلنے کے پہلے میں نے تجھے مخصوص کیا اور قوموں کے لئے تجھے نبی ٹھیرایا۔ چہارم ہمارے حضور پر نور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب رسالت بامر الٰہی معمور ہونا۔

اول سورہ توبہ رکوع ۵۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

وہی ہے اللہ جس نے بھیجا اپنے رسول کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تاکہ ظاہر کر دے یعنی غالب کر دے وہ اپنا دین تمام ادیان پر اگرچہ برا مانیں مشرک

سورہ آل عمران رکوع ۱۵۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

اور محمد تو ایک رسول ہے تحقیق گذر چکے ہیں پہلے اس سے رسول

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

اور تجھکو جو ہم نے بھیجا ہے یعنی رسول مقرر کیا ہے سو تمام جہان کے لوگوں کیواسطے خوشخبری اور ڈر سنانیکو

سورہ مزمل رکوع ۱۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْكُمْ

تحقیق ہم نے بھیجا ہے طرف تمہارے پیغمبر گواہی دینے والا اوپر تمہارے

كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًاؕ سورہ مزمل

جیسے بھیجا تھا طرف فرعون کے پیغمبر

دیکھیے لفظ کما شہادت دے رہا ہے مانندیت اور مماثلت سیدنا حضرت موسیٰ سے اس مانندیت اور کما کا ثبوت کتاب استثنا باب ۱۸ آیت ۱۵ و ۱۸ سے ہو سکتا ہے۔ اے حاضرین جلسہ یہ ہے ثبوت منصب خداداد یعنی نبوت و رسالت کا جس کا ثبوت سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے توریت میں موجود ہے اور متکلم اللہ جل شانہ اور مخاطب اپنا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عہدہ رسالت کا عطا فرمانا خداوند کریم کا ظاہر ہو رہا ہے اور منصب خداداد سیدنا حضرت داؤد و دیگر انبیاء علیہم السلام اور ہمارے حضور پرنور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ثبوت صحائف انبیاء کرام اور قرآن شریف سے دیا گیا ہے اگر پادری احمد مسیح صاحب مبشر انجیل مع میدان ہیں تو اسی طرح حضرات مرقس و لوقا صاحبان کا منصب خداداد یعنی نبوت و رسالت کا ثبوت عنایت فرمائیں بعد ثبوت نبوت و پیغمبری کے انکی ساختہ پرداختہ انجیلوں کو کلام الہی ٹھیرائیں ورنہ بدوں ثبوت نبوت و رسالت کے مرقس و لوقا کی تحریریں حرفاً حرفاً کلام الہی کیونکر ٹھہر سکتی ہیں اور پادری عمادالدین صاحب بھی یہی ارشاد فرماتے ہیں پس اول ثبوت نبوت اور اس کے بعد اس کا فرمانا قبول کرنا ہے۔ ہدایت المسلمین مطبوعہ ۱۸۶۸ء کے صفحہ ۲۲۳ سطر ۱۸۔ اور پادری احمد مسیح صاحب کا حضرت مرقس و لوقا صاحبان کو اپنی طرف سے چند خطابات عنایت فرمانا۔ یعنے مومنین یہ پاکباز خدا کے امین

یہ منصب خداداد نہیں ہیں بلکہ پادری احمد مسیح صاحب کا عطیہ اور حسن ظن ہے۔
اور میں سچ کہتا ہوں کہ پادری احمد مسیح فرداً قیامت تک منصب خداداد
مرقس ولوقا کا بیان نہیں کر سکتے اور یہہ عطیہ بھی پادری احمد مسیح صاحب کا
ایسا ہی ہے کہ جیسا کہ مؤلفین اناجیل نے بدون منظوری الٰہی بیہودہ کی جگہہ
متیاس کو منصب رسالت کا عطا فرمایا تھا۔ دیکھو اعمال کا اول آیت ۲۶ مگر اس
فعل مؤلفین اناجیل پر آپ کے بزرگ پادری عبد اللہ آتھم صاحب ناراض
ہیں چنانچہ اپنی کتاب اندرونہ بائبل کے صفحہ ۴۵ سطر ۱۲ میں فرماتے ہیں
پہلا عمل حواریوں کا بذریعہ قرعہ اندازی قیاس کو بجائے یہودا اسقاریوطی
مردود کے چننے کا تھا اور از انجا کہ یہہ عمل ان کا قبل از نزول روح القدس
کے تھا اور کہیں اس نے منظوری الٰہی حاصل نہیں کی اور فی الحقیقت
خداوند نے یہہ عہدہ پولوس کو بخشا تھا لہذا یہہ عمل گو نیک نیتی سے ہوا
مگر در اصل غلط تھا انتہی۔ اے پادری احمد مسیح صاحب بدون منظوری
الٰہی ناحق کسی کو کوئی خطاب بخشنا جب مؤلفین اناجیل کا محققین
عیسائیوں کے نزدیک جائز نہیں تو آپ کا صرف حسن ظن کی وجہ سے حضرت
مرقس ولوقا کو مومنین ربا کیا تو۔ خدا کے امین کے خطابات بدون منظوری
الٰہی کے بخشنا سراسر غلط ہے دیکھئے خدا کے امین اور باکباز خلاف گو
آدمی نہیں ہو سکتے۔ حضرت مرقس صاحب کی خلاف گوئی ان کی تحریر کردہ
انجیل سے ثابت ہے مثلاً انجیل مرقس باب ۲ آیت ۲۶ میں لکھا ہے جس کا
خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کسی ضرورت کے وقت

ایک سردار کاہن سے نذر کی روٹیاں لیں تھیں اور جس سردار کاہن نے وہ روٹیاں دی تھیں اس کا نام حضرت مرقس صاحب نے اپنی انجیل میں آبیاتر لکھا ہے اور یہہ سراسر غلط ہے اور اس مرقس کی غلط بیانی کا ثبوت کتاب اول سموئیل باب ۲۱ آیت اول سے بخوبی ہو سکتا ہے کیونکہ کتاب اول سموئیل میں خلاف مرقس کے اس سردار کاہن کا نام اخیملک بیان ہوا ہے اور خوبی یہہ کہ اس مرقس صاحب کی غلطی کھانے پر علماء عیسوی شاہد ہیں چنانچہ پہلی شہادت کتاب بائبل کا الہام مطبوعہ ۱۹۰۵ء جو پادری احمد مسیح صاحب کی میز پر رکھی ہوئی ہے اس کے صفحہ ۴۸ سطر اول میں جیروم کا قول ہے کہ مقدس مرقس نے باب ۲ آیت ۲۶ میں غلطی سے اخیملک کی جگہہ آبیاتر لکھدیا ہے ۔ دوسری شہادت پادری وارڈ صاحب اپنے اغلاط نامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۳۶ میں فرماتے ہیں کہ مسٹر جویل صاحب اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ مرقس نے غلطی سے اخیملک کی جگہہ آبیاتر لکھا ہے ۔ اس کے جواب میں پادری احمد مسیح صاحب نے یہہ فرمایا تھا کہ دوم سموئیل کا باب ۲ آیت ۲۴ دیکھئے ۔ اے میرے مہربان پادری احمد مسیح صاحب آپ کے ذمہ فرض ہے کہ جو کچھہ آپ اس مرقس کی غلطی کا جواب دینا چاہیں وہ حاضرین جلسہ کے سامنے پیش کریں اور جس کتاب کا حوالہ دیں اگر آپ خود نہ پڑھ سکیں تو کسی عیسائی کو فرما دیں کہ وہ آپ کا پیش کردہ حوالہ پڑھ کر سنا دے اگر جواب معقول ہوگا تسلیم کیا جاویگا ورنہ اس کا جواب الجواب دیا جاویگا ۔ اور آپ کا پیش کردہ حوالہ دوم سموئیل باب ۲ آیت ۲۴ کا ملاحظہ کیا گیا وہاں

مسئلہ متنازعہ فیہ کا ذکر بھی نہیں ہر کسی عیسائی نے آپ کو غلط حوالہ دے کر دھوکھ دیا ہے مجھے یاد ہے کہ مرقس باب ۲ آیت ۲۶ جس میں مرقس کا غلطی کھانا ثابت کیا گیا ہے یہی بحث گنتر ہن کی لائل پور ملک پنجاب میں بابو بیل رام عیسائی سے ہوئی تھی بابو صاحب موصوف نے فرمایا تھا کہ ابیاتھر اور اخیملک ایک ہی شخص کے دو نام ہیں جیسے پیغمبر عرب کے یعنی احمدؐ و محمدؐ۔ پس مرقس نے ایک نام لکھدیا اور سموئیل میں دوسرا نام لیا گیا اس میں کیا ہرج ہے اس کے جواب میں بابو بیلی رام صاحب کو کہا گیا۔ اے بابو صاحب معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بائبل کا مطالعہ نہیں کیا صرف آنکھیں بند کر کے مرقس کی غلطی کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں۔ سنیئے صاحب، ابیاتھر اور اخیملک ایک ہی شخص نہیں تھا بلکہ یہہ دونوں باپ اور بیٹا تھے ثبوت اس کا کتاب اول سموئیل باب ۲۲ آیت ۲۰ سے بخوبی ہو سکتا ہے چنانچہ لکھا ہے۔ اخیطوب کے بیٹے اخیملک کے بیٹوں میں ایک شخص جس کا نام ابیاتھر تھا بچ نکلا اور داؤد کی طرف بھاگ گیا۔ مطابق اس کے کتاب ایضاً باب ۳۰ آیت ۷ میں مرقوم ہے افسوس مسئلہ تثلیث کی طرح یہاں بھی باپ اور بیٹے کو ایک وجود قرار دے کر مرقس کی غلطی کا جواب بنایا جاتا ہے۔ الغرض ابیاتھر اور اخیملک دو شخص باپ اور بیٹا تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام نے اگر ابیاتھر کے ہاتھ سے روٹیاں لیں اور ابیاتھر ہی سے مخاطب ہوئے جیسا مرقس نے بیان کیا ہے تو برخلاف اس کے اول سموئیل باب ۲۱ آیت اول میں مخاطب ہونا حضرت داؤد کا اور روٹیاں یعنی اخیملک کے

ہاتھ سے لکھی ہیں بہر صورت ایک قصہ ضرور غلط تسلیم کرنا پڑے گا تو ترجیح ہمیشہ کلام الٰہی کو ہوتی ہے اس لئے عیسائیوں کو مرقس کی غلطی ماننی چاہئے اور مرقس کا غلطی کھانا ممکن بھی ہے کیونکہ مرقس نبی اور پیغمبر نہیں تھا اور نہ صاحب الہام پھر اس کا کیا اعتبار ہے ۔

اعتراض ششم

حضرت لوقا اپنی کتاب اعمال باب آیت ۲ میں لکھتے ہیں اے آبا سنو خدائے ذوالجلال ہمارے باپ ابراہام پر جس وقت وہ مسوپوٹامیہ میں تھا پیشتر اس کے وہ حران میں جا بسا ظاہر ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر مسوپوٹامیہ میں خدا تعالیٰ جلشانہ کا ظاہر ہونا جو حضرت لوقا نے لکھا ہے یہ قصہ سراسر غلط ہے اس امر کا ثبوت تمام توریت سے کوئی عیسائی نہیں دے سکتا۔ اور حضرت پولوس کا خلاف واقعہ لکھنا ان کے خط دوم تمطاؤس باب ۳ آیت ۸ میں یوں مرقوم ہے کہ یاناس اور یمراس نے موسیٰ کا سامنا کیا۔ اے حاضرین جلسہ میں سچ کہتا ہوں اور بڑے دعوی سے کہتا ہوں کہ یاناس اور یمراس کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنا تو ایک طرف تمام توریت میں یہ دونوں فرضی نام تک کا ثبوت دینا عیسائیوں کا غیر ممکن ہے اگر پادری احمد مسیح صاحب کو حضرت پولوس کی سچائی کا اظہار مقصود ہے تو یہ دونوں ناموں کا ثبوت توریت میں سے دیکر دکھلائیں میں یقین کرتا ہوں کہ پادری صاحب اس امر کا

ثبوت قیامت تک نہیں دے سکتے۔ پھر اس قصہ کے فرضی ہونے میں کلام ہی کیا ہے۔ اور خط عبرانیہ باب اول آیت ۶ میں لکھا ہے جب پہلوٹھے کو دنیا میں لایا تو کہا کہ خدا کے فرشتے اس کو سجدہ کریں۔ پہلوٹھے سے مراد اگر حضرت آدم علیہ السلام ہیں تو عہد عتیق میں اس بات کا ثبوت کہاں ہے کہ خدا کے فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا اور اگر پہلوٹھے سے حضرت مسیح خیال کیئے جاتے ہیں تو اناجیل سے ثبوت دیں کہ حضرت مسیح کو فرشتوں نے کب سجدہ کیا تھا۔ اگر دونوں امروں کا ثبوت احمد مسیح صاحب نہ دے سکیں تو اس خلاف واقعہ کا اقرار کریں۔ اور خط اول قرنتیوں باب ۸ آیت ۵ میں لکھا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بت کچھ چیز نہیں اور کوئی خدا نہیں مگر ایک کیونکہ ہر چند افلاک و زمین میں بہت ہیں جو خدا کہلاتے ہیں چنانچہ بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں لیکن ہمارا ایک خدا ہے۔

اے صاحبان زمین پر سوائے خدا کے بہتسے خدا ناحق بے یا ناحق خدا بنائے گئے مگر افلاک یعنے آسمانوں پر سوائے خدائے قدیر مالک زمین و آسمان کے کسی نے دعویٰ خدائی کا کیا ہے کیا یہ حضرت پولوس کا صریح کذب نہیں ہے کہ جو آسمان پر بھی خدائی کے دعوے دار سوائے ذات حق کے ٹھیراے ہیں کیا ایسے خلاف واقعہ بیان کرنے والے راستباز اور خدا کے نبی یا رسول ہو سکتے ہیں۔ اس اعتراض نمبر ہفتم کے جواب میں پادری احمد مسیح صاحب نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مسوپوٹامیہ میں رویت خداوندی کا ہونا، اور حضرت موسےٰ علیہ السلام سے

یا ناس اور پھر اس کا مقابلہ کرنا گو توریت موجودہ میں بیشک مذکور نہیں ہے مگر اس کا ثبوت یہود کی کتب احادیث سے بخوبی ہو سکتا ہے اب ان دونوں فصول کا جواب ہیں عیسائیوں کی طرف سے ایک طراز بردست اعتراض قرآن پر وارد ہوتا ہے دیکھیے سورہ توبہ رکوع ۵ میں لکھا ہے ۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ

یعنی یہود نے کہا عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاری نے کہا مسیح بیٹا اللہ کا ظاہر ہے کہ عیسائی ضرور مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اس کا ثبوت حا انجیل میں موجود ہے۔ مگر یہود کا حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہنا اسکا ثبوت توریت موجود میں بالکل نہیں ہے اور سورہ مریم رکوع ۲ میں حضرت مریم صدیقہ کو اخت ہارون کہا گیا ہے جو سراسر غلط ہے۔ جائے انصاف ہے کہ ہارون برادر سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام صدیقہ مریم اور پیدائش حضرت مسیح سے ۱۴۵۳ برس پہلے گذر چکے ہیں پھر حضرت مریم اخت ہارون کیونکر ہو سکتی ہیں

جواب اعتراض اول یعنی حضرت عزیر کو یہود کا خدا کا بیٹا ٹھیرانا توریت میں بیان نہیں ہوا۔ اے پادری احمد مسیح صاحب بائبل میں عموماً بنی اسرائیل کو جا بجا خدا کے بیٹے کہا گیا ہے۔ دیکھو خط رومیوں باب ۹ آیت ۴ میں لکھا ہے وے اسرائیلی ہیں اور فرزندی اور جلال اور عہد نامے اور شریعت اور عبادت اور وعدے انہیں کے ہیں۔ پھر خروج باب ۴ آیت ۲۲ میں مذکور ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ پلوٹھا ہے انتہی۔ یہاں اسرائیل سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی ذات خاص نہیں ہو سکتی کیونکہ اس خطاب کے عطا فرمانے سے پہلے ۲۰۳ برس

حضرت یعقوب کا انتقال ہو چکا تھا اور حضرت یعقوب علیہ السلام فرعون کی غلامی
میں مقید نہیں ہوسکے پھر اس خطاب میں حضرت یعقوب علیہ السلام مراد نہیں ہوسکتے
یہاں اسرائیل سے گروہ بنی اسرائیل ثابت ہوتا ہے۔ تمام گروہ بنی اسرائیل کو خدا
نے بیٹے کا خطاب فرمایا ہے اور ایسے ہی تمام گروہ بنی اسرائیل کو استثنا باب ۱۴
آیت اول میں اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے تم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو
تم کسی مردے کے سبب اپنے کو نہ کاٹو نہ اپنی آنکھوں کے بیچ بال مونڈو کیونکہ
تو خداوند اپنے خدا کے لئے مقدس قوم ہے اور خداوند نے تجھ کو چن لیا ہے
تاکہ سب قوموں کی بہ نسبت جو زمین پر ہیں تو ان کے لئے خاص قوم ہو اور کتاب
یرمیاہ باب ۳۱ ۔ آیت ۹ میں بھی گروہ بنی اسرائیل کو خدا نے اپنے بیٹے ٹھہرایا
ہے ۔ جائے غور ہے کہ جب تمام گروہ بنی اسرائیل از روئے بائبل خدا کے
بیٹے ثابت ہو چکے ۔ ظاہر ہے کہ بلا استثناء کل قوم میں سے فرداً فرداً ہر ایک
یہودی خدا کے فرزند ہونے کا استحقاق رکھتا ہے کیوں جزو کل سے علیحدہ
نہیں ہوسکتی ۔ جائے انصاف ہے کہ حضرت عزیز کل بنی اسرائیل کے جزو ہو کر
ابنیت خداوندی سے خارج کیونکر ہو سکتے ہیں ۔ کیا کوئی عیسائی یہ ثابت کر سکتا
ہے کہ حضرت عزیز خاندان بنی اسرائیل میں سے نہ تھے ہرگز نہیں ہرگز نہیں ۔
پس جب کل افراد بنی اسرائیل خدا کے بیٹے از روئے بائبل ثابت ہو چکے ہیں
تو قوم بنی اسرائیل کا ایک فرد اور وہ فرد بھی تمام قوم میں ممتاز ہو لاریب خدا کا بیٹا
ماننا پڑے گا ۔ چونکہ قرآن کریم نے تمام افراد بنی اسرائیل میں سے حضرت عزیز کو
بقول یہود اگر خدا کا بیٹا کہا ہے تو کل میں سے جزو لے کر کہا ہے اور کل قوم

بنی اسرائیل کا فرزند خدا ہونا توریت سے ثابت ہے اسی کل میں سے حضرت عزیز بھی ایک جزو تھے جب کل قوم کی ابنیت توریت سے مانی گئی تو کل کی جزو بھی اس منصب خداداد سے محروم نہیں ہو سکتی۔ پس حضرت عزیز کل بنی اسرائیل کی جزو ہو کر بے شک از روئے توریت خدا کے بیٹے ثابت ہو گئے۔

کیوں پادری احمد مسیح صاحب جب از روئے توریت حضرت عزیز علیہ السلام کا عام بنی اسرائیلیوں کی طرح خدا کا بیٹا ہونا معلوم ہو گیا پھر آپ کے اعتراض کے غلط ہونے میں کلام ہی کیا ہے۔ اور سنئے ترجمہ قرآن جارج سیل صاحب صفحہ ۱۳۰ کا حاشیہ اور اس کی سطر ۱۴ جو سورہ توبہ کے رکوع ۵ کی شرح ہے زیر آیت عزیز ابن اللہ کے لکھا ہے۔ یہہ اغلب ہے کہ حضرت عزیز کو خدا کا بیٹا ماننے کا خیال ابتدا یہودیوں سے پیدا ہوا ہے۔ اگرچہ ان کا یعنی یہودیوں کا عقیدہ اب یہہ نہیں ہے اور ان امور کا قطعی ثبوت بھی ہمارے پاس نہیں ہے۔ جارج سیل صاحب کا یہہ فرمانا کہ اغلب ہے کہ حضرت عزیز کو خدا کا بیٹا ماننے کا خیال ابتداءً یہودیوں سے پیدا ہوا ہے اُس کی مثال انجیل میں موجود ہے مثلاً انجیل متی باب ۲۲ آیت ۲۳ میں یہودیوں کے ایک فرقہ کا ذکر ہے جس کا نام صدوقی لکھا ہے یہہ فرقہ قیامت کا منکر تھا۔ اب موجودہ یہودیوں میں اس فاسد عقیدہ کا کوئی یہودی پابند نہیں ہی کیا پس زمانہ کسی صدوقی کا موجود نہ ہونا انجیلی بیان پر حرف آسکتا ہے۔ اور ایسے ہی کسی گزشتہ زمانہ میں عیسائیوں کا ایک فرقہ تھا جو مریم کو خدا جان کر تثلیث میں داخل کرتا تھا۔ دیکھو ترجمہ جارج سیل صاحب میں سورہ نساء آیت ۱۷۱ کا حاشیہ۔ گو موجودہ زمانہ کے عیسائی اس عقیدہ سے انکاری ہیں مگر

موجودہ زمانہ کے عیسائیوں کے انکار سے گزشتہ زمانہ کے عیسائیوں کے وجود سے جو مریم کی خدائی کے قائل تھے نفی نہیں ہو سکتی ایسے ہی موجودہ زمانہ کے یہودیوں کا حضرت عزیز کو خدا کا بیٹا کہنے سے منکر ہونا قرآنی سچائی پر حرف نہیں لا سکتا۔ اعتراض دوم حضرت مریم کو اخت ہارون لکھنے پر اے پادری احمد مسیح صاحب خدا سے ڈرو۔ دیکھئے انجیل متی باب اول کے شروع میں حضرت مسیح کو ابن داؤد اور ابن ابراہیم لکھا ہے۔ حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش مسیح سے ۱۹۲۱ برس قبل ہو چکی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام مسیح سے ۱۰۷۹ سال پہلے ہوئے ہیں۔

جائے انصاف ہے کہ صدہا سال قبل پیدا ہونے والوں بزرگوں کا بیٹا مسیح تو مانا جائے اور حضرت مریم قومی لحاظ کی وجہ سے ہارون کی ہمشیرہ ہونے سے محروم ٹھہرائی جائیں کیا اس کا نام بے انصافی نہیں ہے۔ اس اعتراض نمبر ہفتم میں ہم نے خط عبرانیہ باب اول آیت ۱۰ اور خط اول قرنتیوں باب ۱۰ آیت ۵ پر بھی اعتراض کیا تھا اور پولوس کی کذب بیانی کا کامل ثبوت دیا تھا مگر پادری احمد مسیح صاحب نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ دہلی کا کوئی اور عیسائی اس کا جواب دے اور پادری احمد مسیح صاحب کو اس فرض سے سبکدوش کر دے شاید منشی غلام مسیح صاحب اس امر میں کوشش فرمائیں تو کچھ بعید نہیں ہے۔ پادری احمد مسیح صاحب نے بھی یہ اعتراض کیا تھا کہ قرآن شریف اناجیل موجودہ کا مصدق ہے۔ اور آپ اناجیل پر معترض ہوتے ہو کیا آپ کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے۔ جائے تعجب ہے کہ جس پاک کلام کا قرآن شریف خود مصدق ہو اور آپ اُس کی

تکذیب کریں۔ جواب لفظ تصدیق کلام ربانی سابقہ پر تمام قرآن شریف میں دس جگہ آیا ہے مگر سیاق و سباق پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں توریت مراد ہے اناجیل نہیں ہے اور وہ مقام مندرجہ قرآن شریف یہ ہیں:۔

(۱) سورہ بقر رکوع ۵۔
(۲) سورہ ایضاً رکوع ۱۱
(۳) سورہ ایضاً رکوع ۱۲
(۴) سورہ آل عمران رکوع اوّل
(۵) سورہ ایضاً رکوع ۵
(۶) سورہ نساء رکوع ۷
(۷) سورہ مائدہ رکوع ۷
(۸) سورہ فاطر رکوع ۴
(۹) سورہ احقاف رکوع ۴
(۱۰) سورہ الصف رکوع اوّل

اور لفظ خاص انجیل کا بھی قرآن پاک میں گیارہ جگہ آیا ہے مگر لفظ انجیل کے سابقہ تصدیق کا مطلق ذکر نہیں ہے ناظرین وہ گیارہ مقام ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) سورہ آل عمران رکوع ۱
(۲) ایضاً رکوع ۵
(۳) ایضاً رکوع ۷
(۴) سورہ مائدہ رکوع ۷
(۵) ایضاً رکوع ۹
(۶) ایضاً رکوع ۱۰
(۷) سورہ مائدہ رکوع ۱۵
(۸) سورہ اعراف رکوع ۱۹
(۹) سورہ توبہ رکوع ۴
(۱۰) سورہ فتح رکوع ۴
(۱۱) سورہ حدید رکوع ۴

اب پادری احمد مسیح صاحب تمام قرآن شریف میں ایک جگہ بھی انجیل متی یا مرقس اور لوقا و یوحنا کا نام مع کر آپ لفظ تصدیق کا نکال کر دکھا نہیں سکتے اور قرآن شریف سے ان غیر الہامی انجیلوں کی تصدیق کیونکر ہو سکتی ہے۔ زمانہ اسلام میں بروقت نزول قرآن پاک کے ۲۹ انجیلیں عیسائیوں کے پاس موجود تھیں چنانچہ اناجیل موجودہ کے علاوہ میرے پاس بھی چھ انجیلیں موجود ہیں جس کا دل چاہے دیکھ سکتا ہے۔ اور ہر ایک انجیل پر کسی نہ کسی حواری کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے اور ان انجیلوں میں وہ کلام منزل من اللہ جو حضرت مسیح علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ جس کا ثبوت انجیل یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۲۴ وغیرہ سے ہو سکتا ہے داخل تھا۔ اس لئے قرآن کریم نے تحریرات حواریوں اور غیر حواریوں کو جن کا نام انجیلیں ٹھہرایا گیا تھا جو بدوں الہام کے انبار کے انبار تیار ہو گئے تھے نظر انداز کر دیا ہے اور از روئے قرآن شریف انجیل سے مراد وہی کلام ہو سکتا ہے جو سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ دیکھو انجیل یوحنا باب ۷ آیت ۱۶۔ ایضاً باب ۸ آیت ۲۶ و ۲۸۔ ایضاً باب ۱۲ آیت ۴۹ و ۵۰۔ ایضاً باب ۱۴ آیت ۲۴ وغیرہ۔

میں دعوٰی سے کہتا ہوں کہ پادری احمد مسیح صاحب یا دیگر کوئی اور عیسائی صاحبان حشر تک ہرگز ہرگز قرآن کریم سے ان اناجیل مروجہ حال کی یعنی متی و مرقس اور لوقا و یوحنا کا نام لیکر معہ خطوط و مکاشفات کی تصدیق نہیں دکھلا سکتے اور نہ اناجیل کے مصنفوں کی نبوت و پیغمبری کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب مولفین اناجیل کی نبوت و پیغمبری کا کوئی عیسائی ثبوت نہیں دے سکتا پھر انکی ساختہ پرداختہ یہ انجیلیں حرفاً حرفاً کلام الٰہی کیونکر ہو سکتی ہیں۔ جب ان کا کلام الٰہی ہونا ثابت ہی نہ ہوا تو

پھر اُن کے ناقص بیانات سے حضرت مسیح پاک بندے نہ ہونے کی لعنتی موت کا ذکر کرنا فضول نہیں تو اور کیا ہے عدم نبوت وپیغمبری مولفین اناجیل پر ہم نے ایک ضخیم کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام تحقیقات اصل انجیل ہے جس کی دو جلدیں ہیں جو عنقریب چھپنے والی ہے۔

آخری التماس

پادری احمد مسیح صاحب آپ پر واضح ہو کر اللہ کے پاک نبی اور رسول جنکا تقرر منجانب اللہ ہوتا ہے اوّل تو وہ خود مدعی نبوت ورسالت کے ہوتے۔ دوم جو کلام ربانی ان پر نازل ہوتا ہے اس کلام پاک میں اُن کا نام اور الہام سے فیضیاب ہونا بھی مذکور ہوتا ہے جس کی مثالیں میں اوپر بیان کر چکا ہوں اور یہ بھی واضح ہو کر نبوت ورسالت کی پہچان کے لئے علماء مسیحی نے شرائط بھی مقرر فرمائی ہیں اور حضرت پولوس صاحب بھی اپنے خط دوم قرنتیوں باب ۱۲ آیت ۱۲ میں منصب رسالت کا نشان معجزہ ٹھہرا چکے ہیں۔ اب میں پادری احمد مسیح صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ مرقس اور لوقا و پولوس ان تینوں حضرات کو آپ نبی و رسول من اللہ مانتے ہیں یا نہیں۔ شق اوّل اگر مرقس و لوقا اور پولوس کے منصب رسالت و نبوت کا اقرار ہے تو مرد میدان بن کے ان میں علامات مندرجہ ذیل کا ثبوت دیں۔ اول معجزہ۔ دوم پیشینگوئی۔ سوم نیک چال چلنی۔ چہارم عمدہ تعلیم۔ اگر یہ علامات مرقس و لوقا اور

پولوس میں پائے نہ جائیں اور نہ پائے جائینگے تو پھر ان کو ناحق نبی و رسول ٹھہرانا
سراسر تحکم ہے۔ شق ثانی اگر ان حضرات کو آپ نبی اور رسول نہیں مانتے بلکہ صرف مومنین
اور پاک باز اور یا جامع اناجیل تصور کرتے ہیں گو یہہ عہدے ان کو منجانب اللہ عطا
نہیں ہوئے صرف آپ کا ان پر احسان ہے جو آپ ان کو یہہ خطابات عنایت فرما رہے
ہیں مگر یاد رہے کہ بدوں ثبوت منصب نبوت و رسالت کے ان کی ساختہ پرداختہ
انجیلیں الٰہی کلام نہیں ہو سکتیں علاوہ عدم ثبوت نبوت و رسالت کے انکی کذب بیانی
کا ثبوت بھی دے چکا ہوں جس کی تردید آپ سے بالکل نہیں ہو سکی اب آپ ہی انصاف
سے غور فرمائیں کہ اول تو مرقس اور لوقا اور پولوس نبی اللہ اور رسول اللہ نہیں دوم
انکی غلط گوئی ثابت ہو چکی ہے پھر انکے بیانات کے بھروسہ پر کسی پاک بندے کی
لعنتی موت تجویز کرنا عجیب خوش فہمی ہے۔ اے پادری احمد مسیح صاحب آپ تو کیا۔ اگر
آپکے بزرگ پادری ایس ایس۔ آلنٹ صاحب جواب دینے کا قصد کریں تو میری
پوری عبارت نقل کرکے جواب عنایت فرمائیں۔ یہہ نہیں کہ ایک آدھے فقرہ کا جواب دیکر
غلام مسیح صاحب جیسے عیسائیوں کے آنسو پونچھ دیں +

تمام شد

اشتہار

کسر صلیب۔ اس رسالہ میں عیسائیوں کے فرضی۔ فطرتی اور موروثی گناہ پر نہایت پاکیزہ بحث کی گئی ہے اور نیز حضرت مسیح کا صلیبی لعنتی موت سے نہ مرنا از روے بائبل اور قرآن پاک سے ثابت کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ صلیبی لعنتی کا موت کا ابطال درحقیقت کفارے کا باطل ہونا ہے اور کفارہ جب باطل ہوا مذہب پولوسی خود بخود غلط ہو گیا قابل دید کتاب ہے قیمت ۲ر

قدامت قربانی از کتب آسمانی۔ الحمد للہ یہ رسالہ جواز گوشت خوری میں دلائل عقلی و نقلی سے ایسا لکھا گیا ہے کہ جیو رکھشا کے حامی بھی اس کا لوہا مان جاوینگے توریت و قرآن شریف اور حدیث نبوی سے قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے اور اہل ہنود کی عام کتب کے علاوہ خاص ویدوں اور دھرم شاستر سے اور نیز پنڈت دیانند صاحب کا ابتدائی خیال بھی گوشت خوری کا حامی ثابت کیا گیا ہے اور بیس دلائل عقلیہ اور جیو رکھشا کے حامیوں کے علاوہ آدمی سے جیو ہتیا کا وہ ثبوت دیا گیا کہ زبانی جمع خرچ پورا کرنے والے جیو رکھشا کے حامی پرے یعنی قیامت تک اس کا جواب نہیں دے سکتے قیمت صرف ۴ر تھوڑے عرصہ میں دوبار چھاپی گئی ہے

دیانندی کل جگی نیوگ۔ اس رسالہ میں نیوگ کے متعلق مفصل بحث کی گئی ہے کوئی دقیقہ نیوگ کے بارے میں باقی نہیں چھوڑا خصوصاً لفظ دیور کی حقیقت (؟) قابل ملاحظہ ہے قیمت ایک آنہ حجم ۲۰ صفحے۔

عدم نجات مذہب پولوسی۔ اس رسالہ میں عیسائیوں کی نجات خیالی کا عدم ثابت کیا ہے جس کا کوئی عیسائی حشر تک جواب نہیں دے سکتا قیمت صرف آدھ آنہ حجم ۸ صفحہ۔

سیاحت ہند امیری المعروف بہ سفرنامہ حبیبیہ۔ یہ مجلد سفرنامہ با تصویر قابل دید ہے

مشتہر محمد اصغر علی محمد قاسم قاسمی پریس لودیانہ